ڈاکٹر عطش درانی☆

اردو کے لیے قدیم پنجابی الفاظ و اصطلاحات نگاری کا ایک اہم مآخذ

اردو میں تکنیکی اور پیشہ وارانہ اصطلاحات کے حوالے سے عام طور پر سرحد کے علاقوں کو پیش نظر رکھا جاتا رہا ہے اور قدیم پنجابی اور سندھی کو شاذ ہی اہمیت دی گئی۔ اس کا باعث اول تو یہ تھا کہ اردو کے ساتھ ہندی کے تنازع کی لپیٹ میں قدیم پنجابی جیسی زبانیں بھی آ گئیں جو دراصل قدیم ہندی کی بنیادی بولیاں تھیں جبکہ پیشہ ورانہ اصطلاحات کے لیے پشاور، لاہور، جھنگ، ملتان وغیرہ کو پورے برصغیر میں مرکزی حیثیت حاصل تھی اور اکثر ہنر مند یا تو ان مراکز سے ہندوستان بھر میں پھیلے یا پھر یہاں مجتمع ہوئے۔ انگریزی دور میں دارالحکومتوں میں ان کے مرتکز ہونے کے بعد پیشہ ورانہ اصطلاحات کا منبع و مرکز انہی صدر مقاموں کو سمجھ لیا گیا اور یوں اس طرف توجہ نہ دی جا سکی۔ دوسرا بڑا سبب اردو کی عمومی لغات نگاری اور اصطلاحات نگاری میں امتیاز نہ ہونا بھی تھا اور یوں یہ امر عدم توجہی کا سبب بنا۔

اپنے مقالہ ''اردو اصطلاحات سازی'' (۱۹۹۳ء) میں اس بات کا جائزہ لیتے ہوئے پہلی بار لغت نگاری کے ایک ایسے کام کی طرف توجہ دلائی گئی تھی جو آر سی ٹیمپل کے رسالے The Indian Antiquary میں دسمبر ۱۹۰۸ء سے نومبر ۱۹۲۴ء تک مختلف حصوں اور قسطوں میں شائع ہوتا رہا اور اس کا دائرہ کار زیادہ تر مغربی پنجاب کی پیشہ ورانہ اور تکنیکی اصطلاحات تک محدود رہا۔[1] ایچ اے روز (Rose) (آئی سی ایس) نے یہ سلسلہ

☆ مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔

چار حصوں میں مرتب کیا تھا جنھیں اگر یک جا کر لیا جائے تو ہندکو، ملتانی، جھنگوی، پوٹھوہاری، ریاستی، جٹکی، سرائیکی بولیوں کے علاقوں کی تکنیکی یا پیشہ ورانہ اصطلاحات اور روزمرہ الفاظ پر مشتمل ایک جامع اور بڑا لغت مرتب ہو جاتا ہے۔

ایچ اے روز نے حصہ اول کو انگریزی/رومن حروف تہجی کے اعتبار سے دسمبر ۱۹۰۸ء، جنوری ۱۹۰۹ء، مارچ ۱۹۰۹ء اور اپریل ۱۹۰۹ء کے شماروں میں شائع کیا۔ حصہ دوم اگست ۱۹۰۹ء، ستمبر ۱۹۰۹ء، اکتوبر ۱۹۰۹ء، نومبر ۱۹۰۹ء، دسمبر ۱۹۰۹ء اور جنوری ۱۹۱۰ء میں شائع کیا۔ حصہ سوم اگست ۱۹۱۰ء، ستمبر ۱۹۱۰ء، جولائی ۱۹۱۱ء، اگست ۱۹۱۱ء، ستمبر ۱۹۱۱ء، اکتوبر ۱۹۱۱ء، نومبر ۱۹۱۱ء، دسمبر ۱۹۱۱ء، فروری ۱۹۱۲ء، اپریل ۱۹۱۲ء، جون ۱۹۱۲ء، جولائی ۱۹۱۲ء، اگست ۱۹۱۲ء، دسمبر ۱۹۱۲ء کے شماروں میں شائع کیا۔ پھر تقریباً دس برس کے تعطل کے بعد مارچ ۱۹۲۳ء سے یہ سلسلہ چوتھے حصے کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوا، جومئی ۱۹۲۳ء، اکتوبر ۱۹۲۳ء، نومبر ۱۹۲۳ء، مئی ۱۹۲۴ء، جولائی ۱۹۲۴ء، ستمبر ۱۹۲۴ء اور نومبر ۱۹۲۴ء کے شماروں میں تکمیل پذیر ہوا۔ مصنف نے اسے ریورنڈ ٹی گراہم بیلی (Bailey) کی مجوزہ کتاب The Languages of Northern Himalyas کے لیے بھی بنیادی کام قرار دیا ہے جو رائل ایشیاٹک سوسائٹی کی طرف سے شائع کی جا رہی تھی۔

ان اقساط میں سے کوئی آٹھ ہزار سے زائد اصطلاحات، ان کے معانی، علاقے اور ماخذ و کتابیات مذکورہ ہوئی ہیں۔ پہلے حصے کے ماخذوں میں O'Brien کی ملتانی گلاسری، جیوکس Jukes کی مغربی پنجابی او رانگریزی ڈکشنری (Western Panjabi and English Dictionary)، اور ولسن کی Grammar and Dictionary of Western Punjabi نیز Diack کی کولو بولی پر کتاب، ڈسٹرکٹ سیٹلمنٹ رپورٹ، انڈسٹریل مونوگراف، گزیٹر آف ملتان، گزیٹر آف ڈیرہ غازی خان، گزیٹر آف بہاولپور وغیرہ، Tuppir کی کتاب "Punjab

"Customary Law" شامل ہیں ۔ ان کے علاوہ متعدد اہل علم نے بھی اس کی تدوین میں حصہ لیا۔

دوسرے حصے کے اہم ماخذوں میں سیٹلمنٹ رپورٹ ۔ پنجاب کے نصف مشرقی حصے اور صوبہ سرحد کے قدرے نصف حصے کے گزیٹر خاص طور پر منٹگمری (ساہیوال)، مظفرگڑھ، چناب کالونی گزیٹر کو بھی شامل کیا گیا۔ ہزارہ، کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، گجرات، سوات، دیر، باجوڑ کی بولیوں کا احاطہ بھی کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں زیادہ تر ثقافت، رسوم ورواج اور عمومی امور کی اصطلاحات دی گئی ہیں تاہم ان میں تکنیکی الفاظ بھی شامل ہیں۔

تیسرے حصے کے ماخذوں میں سرڈینزل ابٹ سن (Denzil Ibbetson) کی ضلع کرنال کے بارے میں، سرجے لائل کی ضلع کانگڑہ کے بارے میں سیٹلمنٹ رپورٹیں، ایس آر ولیمز کی کتاب ''پنجاب پولیس''، مس فرانسس کی پنجابی ڈکشنری کے ضمیمے، ''چمبہ مشن'' پر ڈاکٹر ہچن سن (Hutchinson) کے مقامی الفاظ کی توضیحات اہم ہیں۔ اس میں نظر ثانی شدہ گزیٹر، گراہم بیلی کی سپلیمنٹ ٹو پنجابی ڈکشنری بھی زیر استعمال رہی جس میں سے پنڈت ٹکارام جوشی کی مرتبہ پہاڑی فرہنگ استعمال کی گئی ۔ تیسرا حصہ عموماً مطبوعہ کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس لیے اس حصے میں الفاظ کی تعداد زیادہ ہے۔

چوتھے حصے میں ریاست بہاولپور اور ریاست چمبہ کے گزیٹر، شملہ سیٹلمنٹ رپورٹ، ریاست شملہ کے گزیٹر، ریاست سرمر کے گزیٹر، منڈی اور سکیت ریاستوں کے گزیٹر، A Compendian of Punjabi Customary Law, Glossary of Punjab Tribes and Castes، اس کے علاوہ بھائی میا سنگھ کی پنجابی لغت کو بھی زیر استعمال رکھا گیا۔ چوتھے حصہ میں زیادہ تر جانوروں، پودوں، جڑی بوٹیوں، معدنیات اور زمین سے متعلق الفاظ واصطلاحات، اوزان اور پیمائشیں شامل ہیں۔

یہ لغت مرتب کرنے کی بنیادی وجہ مسٹر روز کے نزدیک یہ تھی کہ: ۲

موجودہ پنجابی لغات کسی طرح بھی مکمل نہیں ۔ بھائی میا سنگھ کا کام (شائع کردہ منشی گلاب سنگھ، لاہور ۱۸۹۵ء) ایک قدیم پنجابی لغت پر منحصر ہے جسے جینویر (Janvier) نے مرتب کیا تھا ۔ وہ ۱۸۵۰ء میں لدھیانہ مشن پریس سے شائع ہوئی تھی ۔ ملتانی الفاظ کے لیے اس نے اوبرائن (O'Brien) کی Multani Glossary پر انحصار کیا تھا ۔ جیوکس (Jukes) کی لغت Western Punjabi and English Dictionary سے بھی اوبرائن کی گلاسری پر منحصر ہے ۔ اس کے ساتھ اس کے ماخذوں میں پنجاب پریس، لاہور سے ۱۸۹۹ء میں شائع ہونے والی ولسن کی Grammar and Dictionary of Western Punjabi بھی شامل ہے ۔ ملتانی گلاسری کو دوبارہ مسٹر ولسن اور پنڈت ہری کشن کول نے مرتب کر کے پنجاب گورنمنٹ پریس لاہور سے ۱۹۰۳ء میں شائع کیا ۔ ڈیاک (Diack) کی کتاب Kulu Dialect of Hindi میں کولو (پہاڑی) الفاظ کی فرہنگ بھی شامل کی گئی ہے ۔ علاوہ ازیں ضلعی آبادکاری کی رپورٹیں اور گزیٹر بھی ایسا بہت سا ذخیرہ رکھتے ہیں جنھیں اس سے پہلے پنجابی کے کسی لغت میں ماخذ نہیں بنایا گیا تھا ۔ چنانچہ مندرجہ ذیل چاروں سلسلوں میں سے پہلے سلسلے میں تکنیکی اور پیشہ ورانہ اصطلاحات ہیں، سلسلہ نمبر۲ میں آبادکاری کی رپورٹوں اور گزیٹر سے الفاظ لیے گئے ہیں اور ایک اور حصہ سلسلہ نمبر۳ کے طور پر پیش کیا گیا ہے ۔ گزیٹر میں ایک دلچسپ ماخذ چناب کالونی کے حوالے سے درج ہے اس لیے اسے ضلع گجرات سمجھنا چاہیے ۔ [۴]

ایک طویل عرصے کے بعد روز نے مزید الفاظ چوتھے سلسلے کے طور پر مرتب کیے اور یوں اس پنجابی لغت کا دائرہ کار وسیع تر ہو گیا جو ایک طرف شملہ، دوسری طرف چمبہ، تیسری طرف بہاولپور اور چوتھی طرف پشاور اور ہزارہ تک کے علاقوں میں پنجابی کی مختلف بولیوں کو محیط تھا ۔ Mc Clagan کو مرتب کردہ ملتان گزیٹر (1901-2) ,Diack کا مرتب کردہ ڈیرہ غازی خان گزیٹر بھی اس کے لیے اہم ہیں جو Jukes وغیرہ کے پیش نظر نہیں تھے ۔

روز الفاظ مرتب کرتے ہوئے انھیں رومن حروف میں لکھتا ہے۔ اس کے بعد ان کے معانی پیش کرتا ہے۔ پھر کتاب/ ماخذ کا حوالہ اور آخر میں اگر کسی اور زبان کے اشتقاق کا ذکر کرنا ہوتو وہ بھی شامل کرتا ہے۔ مثلاً پہلی قسط میں چند الفاظ ملاحظہ ہوں۔ ۵؎

"Badam: a kind of silk. Mono: silk Industry,

P.20, (Per. baoloma)"

یعنی ''بدام'' کی اصطلاح ایک قسم کے ریشم کے لیے استعمال ہوتی ہے جس کا ذکر مونوگراف ''سلک انڈسٹریز'' کے صفحہ نمبر ۲۰ پر ملتا ہے۔ فارسی میں اسے باؤلاما کہتے ہیں۔

Chankangon (? ekum-): a bracelet with pendants; Shahpur.

Mono: Gold and Silver Work, pp. 32 to 34.

یعنی ''چن کنگن'' (ہجے مختلف بھی ملتے ہیں)، ایک چوڑی یا کنگن جس کے ساتھ آویزے بھی ہیں۔ شاہ پور (سرگودھا) کے علاقے کا لفظ ہے۔ مونوگراف ''گولڈ اینڈ سلور ورک'' کے صفحات نمبر ۳۲ تا ۳۴ پر اس کا ذکر ہے۔

Chhinka: a net suspended from the roof as a receptacle for clothes, food etc.; in the east: also the cattle muzzle used at the threshing floor in karnal. Mono: Fibrous Manufactures, P.14.

یعنی ''چھینکا'' چھت کے ساتھ لٹکا ہوا جال/ جالی جس میں کپڑے، خوراک وغیرہ رکھی جاتی ہے۔ مشرقی (پنجاب) کا لفظ۔ مزید برآں کرنال میں آٹا پیستے ہوئے مویشیوں کے منھ پر چڑھانے لے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مونوگراف ''فائبرس مینوفیکچرز''، صفحہ نمبر ۱۴۔

Dokara : an alloy of gold contain a masha of silver and one of copper to one tola of gold; Dera Ismail Khan and Sialkot. cf. dorassa. Mono: Gold and Silver work, p.4.

یعنی ''ڈوکرا'' سونے کی ایک بھرت جس میں سونا ایک تولہ میں چاندی ایک ماشہ اور ایک ماشہ تانبہ ملایا جاتا ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان اور سیالکوٹ میں مستعمل ہے۔ بحوالہ لفظ

''دورسہ''۔

بعض الفاظ و اصطلاحات بہت دلچسپ معلوم ہوتی ہیں جیسے ''بھیرہ'' دراصل ایک جنگلی بوٹی کا نام ہے جو چناب کے علاقے میں ہوتی ہے اور ''گجرات'' پتھروں سے پاک نچلی سطح کی زمین کا نام ہے۔ چکی کوہاٹ کے علاقے میں صرف نمک کے بلاک کو کہتے ہیں۔ چوگا جھنگ میں اونٹ کے چھ سالہ بچے کو اور چھتر ملتان میں اونٹ کے تین تا چار سالہ بچے کو کہتے ہیں۔ دفتر پشاور میں زمین کو کہتے ہیں۔ کھمبا ہزارہ میں اناج کوٹنے والے ڈنڈے کا نام ہے۔

یوں یہ چاروں حصے مستعمل پنجابی/اردو اصطلاحات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ لیے ہوئے ہے جنھیں باہم مربوط کر کے شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں ان الفاظ و اصطلاحات کو اردو، پنجابی، سرائیکی املا میں بھی لکھا جائے تو مفید ہوگا۔

جہاں تک لغات نگاری کی خصوصیات کا تعلق ہے، ان میں سے بعض دوسرے لغات سے مختلف اور منفرد ہیں، چنانچہ ان میں سے چند ایک کا تجزیہ پیش کیا جارہا ہے۔

پنجابی میں استعمال ہونے والے بعض فارسی الفاظ بھی شامل ہیں اور بعض کے ماخذ بھی درج ہیں جیسے آبخورہ، اگردان۔ دوسرے متبادل الفاظ کا حوالہ بھی ہے جیسے: ''ادھوڑی'' کیلیے ''دھوڑی'' و''چرسہ''، ''ارتھرا'' کے لیے ''کھوپرا''۔ میا سنگھ کے لغت اور پلیٹس کی ڈکشنری کا حوالہ بھی کہیں کہیں ملتا ہے۔ متبادل لاطینی الفاظ بھی دیے گئے ہیں جیسے:

Ahan: The Himalayan nettle (Urtica Heterophylla);

Akalabir: Datisoa Cannabina.

Ankala: Calotropis gigantea.

Bhambiri: Antheraea Sivalika.

مختلف معانی کے ماخذ کے طور پر بھی بعض الفاظ دیے گئے ہیں جیسے ''بجلی کا جوڑا'' (کانوں

کا زیور) بجلی بمعنی '' چاند '' ۔

ایک سے کی مختلف اقسام پر الفاظ بھی ملتے ہیں جیسے :

اٹھاسی (پون گز لمبے ۸۰۰ دھاگوں کا کپڑا)

چونسی (پون گز لمبے ۴۰۰ دھاگوں کا کپڑا)

چھسی (پون گز لمبے ۶۰۰ دھاگوں کا کپڑا)

مختلف علاقوں کے الفاظ کو انھی کے مستعملہ اضلاع کے نام کے ساتھ درج کیا گیا ہے جس سے محل وقوع اور وسعت کا اندازہ ہوتا ہے ۔ بطور مثال چند اضلاع کے نام پیش ہیں :

سیالکوٹ : ودھایا (کاغذیا) ، ٹو یکو (کاغذیا)

راولپنڈی : وگار (پنگار) Vat

ڈیرہ جات : وٹہ

پشاور : یمّو (چاندی کی قسم)

شاہ پور : تمہا کی بیل

ڈیرہ غازی خان : تروہا

جہلم : اگا (سونا صاف کرنے کا عمل)

کانگڑہ : آہن (ایک بوٹی)

کولو : اجوما گاگرا شاہی (چاندی کی قسم)

نور پور کانگڑہ : املی کار (پشمینہ)

مظفر گڑھ : ببری ونک (سونے کی قسم)

حصار : بدھا (۱۰۱ اواں روپیہ)

کوہاٹ : بدلور (۱۰۱ اواں روپیہ)

شاہ پور : باگر (روئی)

گورداسپور: برہم پوری (ریشم)

بنوں: بالٹی (پیالی)

دہلی: چندرکلا (زیور)

لاہور: چارا، چرا (زیور)

ڈیرہ جات: چرخ (دہراپہیہ)

جھنگ: دھرمرا (زیور)

پشاور: ڈھونچا (جوتا)

ملتان: ارو (رسم)

اردو میں مرزا محمد علی اکبرالہٰ آبادی کی ''اصطلاحات ٹھگی'' (۱۸۳۹ء) کے بعد سے ۳۰-۱۹۲۹ء میں ''بازاری زبان و اصطلاحات پیشہ وراں'' از منیر لکھنوی سامنے آئی۔ لیکن اس میدان میں سب سے بڑا کام مولوی محمد ظفر الرحمان نے انجام دیا جو ۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۴ء تک ''فرہنگ پیشہ وراں'' کے نام سے شائع ہوتا رہا۔ زیورٹی کا ''تھیسارس'' ۱۸۵۹ء میں ایسے ہی پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل تھا، جسے شائع ہونا چاہیے لیکن روز کا یہ لغت زیادہ جامع اور وسیع تر ہے جو لکڑی، چمڑے، لوہے، دھاتوں، کپڑے، ریشم وغیرہ کی اصطلاحات پر مشتمل ہے اور جو محض تحقیق کاروں کی دلچسپی کی چیز نہیں بلکہ عملاً اصطلاحات سازی کے ایک اہم ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

مقامی الفاظ و اصطلاحات کے بڑے حامیوں میں رائے سوہن لال، مولوی احمد دین اور دتا تریہ کیفی میں سے موخر الذکر زیادہ قابل توجہ تھے کہ ان کے نزدیک ''غیر زبانوں کے آگے ہاتھ پھیلانے کی عادت رفع ہونی چاہیے اور لوگوں کو چاہیے کہ اپنے ہی مسالے سے نئی عمارتیں بنائیں''۔ ۶

مقامی زبانیں ہماری تکنیکی اصطلاحات کا اہم ماخذ اور ضروری منبع ہیں۔ اس لیے مستقبل کی اصطلاحات سازی میں اگر انھیں ملحوظ رکھا جائے تو یہ ایک بنیادی امر کو فروغ

دینے کا نام ہے۔ روز کا یہ لغت اسی سلسلے میں ایک اہم ماخذ کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

ماخذ

۱۔ انجمن ترقی اردو کی ''اصطلاحات پیشہ وراں'' پر تبصرے کے لیے دیکھیے میری کتاب ''اردو اصطلاحات سازی''، اسلام آباد، (طبع دوم)، ۱۹۹۴ء؛ ص: ۷۵۔۳۳۰۔

2. H.A. Rose, Contributions to Punjabi Lexicography, Series I, "The Indian Antiquary" Dec. 1908, P:360.

3. Kegan, Paul, Trench, Trubner and co; London, 1900.

4. Chenab Colonay Gazetter, 1904.

5. H.A. Rose, Op. Cit, Dec 1980, P:363.

6. برج موہن دتا تریہ کیفی، کیفیہ، کراچی؛ ۱۹۸۵ء و ''نئے الفاظ'' اردو نامہ، لاہور، مارچ ۱۹۷۳ء، ص: ۱۵۶۔